۱ مُناجات

خواجہ لطیف احمد جریؔح

پہلی بات

حمد، مناجات اور دعا کی شاعری کا تعلق اللہ اور اس کے بندوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھنے والے اسی کو اپنا پروردگار مانتے اور اسی کے سامنے اپنی حاجتوں کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ نے بندوں سے خود کہا ہے کہ تم مجھے پکارو، میں تمھاری دعاؤں کو سنتا ہوں۔ دعا ایک عبادت ہے اور بندے کا حق بھی کہ ضرورت اور مصیبت میں بندہ اللہ سے مدد مانگے۔ دعا مانگنے کا ایک سلیقہ ہے۔ اس میں بندہ اللہ کے حضور اپنی عاجزی اور بے بسی کو بیان کرتے ہوئے اور اپنی ضرورت منوانے کے لیے وہ اللہ کی تعریف و توصیف کرتا ہے، جو اللہ کا حق ہے۔

ذیل کی مناجاتی نظم میں شاعر نے بندے اور اللہ کے رشتے کو اسی سلیقے سے پیش کیا ہے۔

جان پہچان

اس مناجات کو خواجہ لطیف احمد جریؔح نے لکھا ہے۔ وہ ۱۵ ستمبر ۱۸۸۵ء کو پانی پت میں پیدا ہوئے۔ پٹیالہ میں انھوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پھر روزگار کی تلاش میں وہ مہاراشٹر کے شہر امراوتی آئے اور محمڈن اُردو ہائی اسکول میں ملازمت کرنے لگے۔ ان کی تعلیمی خدمات کی وجہ سے انھیں برار کا سرسیّد کہا جاتا ہے۔ ان کی نصابی اور تدریسی کتابیں کافی مشہور ہوئیں۔ خواجہ لطیف احمد جریؔح کا انتقال امراوتی میں ۱۹۴۱ء میں ہوا۔

پروردگارِ عالم ! سب سے بزرگ و برتر — دونوں جہاں میں تیرا کوئی نہیں ہے ہم سَر
حاجت روا ہے تو ہی ، ربِّ کریم سب کا — کمزور یا قوی ہوں ، سب کو ترا سہارا
ہر ذرّے پر رواں ہے دنیا میں حکم تیرا — بندے سبھی ہیں تیرے ، اعلیٰ ہوں یا کہ ادنیٰ
دے جس کو چاہے عزّت، دے جس کو چاہے ذِلّت — اَرذل کو کر دے افضل ، تیرا ہی دستِ قدرت
کمزور کو توانا تُو چاہے تو بنا دے — مُردے کو ایک دَم میں تُو چاہے تو جِلا دے
مایوسیوں کو دل سے تُو ہی مٹانے والا — ٹوٹے ہوئے دلوں کی ، ڈھارس بندھانے والا
اُفتادہ کو اُٹھا کر تُو نے کھڑا کیا ہے — پژمُردہ کھیتیوں کو تُو نے ہرا کیا ہے
گرداب میں سے کشتی تُو نے نکال دی ہے — آفت نہ ٹل سکے جو ، وہ تو نے ٹال دی ہے
نکبت کو دوٗر کر دے ، ربِّ عُلیٰ ہماری — عظمت جو کھو چکے ہیں پھر دے ، جنابِ باری

فضل و کرم ہے تیرا دنیا میں عام سب پر
تو مجھ غریب پر بھی اک لطف کی نظر کر

خلاصۂ کلام

اس نظم میں شاعر پہلے اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات اور خوبیاں بیان کرتا ہے۔ پھر انھیں کے حوالے سے کہتا ہے کہ اے اللہ! جس طرح تو اپنے بندوں کو مصیبتوں سے نکالتا اور ان پر اپنا فضل و کرم کرتا ہے اسی طرح میری بھی مناجات کو سن اور میری دعا قبول فرما۔

شاعر اللہ سے مزید یہ کہتا ہے کہ تو کمزور کو توانا بناتا ہے اور مردے کو زندگی عطا کرتا ہے۔ مایوسیوں سے نکال کر اُمید دِلاتا ہے۔ فصلوں کو ہرا بھرا کرتا ہے۔ شاعر یہاں اللہ تعالیٰ سے یہ بھی التجا کرتا ہے کہ اے اللہ! تو ہمیں ذلّت سے نکال اور ہمارا شاندار ماضی لوٹا دے۔ اے اللہ! تو بے انتہا رحم کرنے والا ہے کہ بندے کی مناجات سن کر اس کی دعا ضرور قبول کرتا ہے۔

معنی و اشارات

- **مُناجات** – ایسے کلمات جن میں انسان اپنی تکلیفیں بیان کر کے انھیں دور کرنے کی اللہ سے دعا مانگتا ہے
- **پروردگارِ عالم** – دنیا کو پالنے والا، مراد اللہ تعالیٰ
- **ہم سر** – برابری والا
- **حاجت روا** – ضرورتیں پوری کرنے والا، مراد اللہ تعالیٰ
- **ربِّ کریم** – کرم کرنے والا رب
- **اَرذل** – ذلیل، کم درجے کا
- **دستِ قدرت** – طاقت رکھنے والا ہاتھ، مراد اللہ تعالیٰ کی قدرت
- **جِلانا** – زندہ کرنا
- **اُفتادہ** – گرا ہوا، مصیبت کا مارا
- **پژمردہ** – مرجھایا ہوا
- **گرداب** – بھنور
- **نکبت** – مفلسی، ذلّت
- **ربِّ عُلیٰ** – اعلیٰ رب
- **جنابِ باری** – مراد اللہ تعالیٰ

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ اس نظم 'مناجات' کے شاعر کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔ پہلے شعر میں شاعر نے اللہ کی کون سی خوبیاں بیان کی ہیں؟

۳۔ اللہ کن لوگوں کا سہارا ہے؟

۴۔ اللہ کا حکم کہاں کہاں چلتا ہے؟

۵۔ اللہ کا دستِ قدرت کیا کر سکتا ہے؟

۶۔ مُردے کو جِلانا سے کیا مراد ہے؟ نظم میں ایسا ہی ایک مصرع اور ہے، اسے تلاش کر کے اپنی جماعت میں سنائیے۔

تلاش و جستجو

ذیل میں دیے ہوئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ لفظ **گرداب** میں ڈھونڈیے۔

ا۔ خدا .... (دو حرفی)

۲۔ دھول .... (تین حرفی)

۳۔ دوسرا .... (تین حرفی)

۴۔ اِس وقت .... (دو حرفی)

وسعت میرے بیان کی

نظم سے ایسے مصرعے لکھیے جن میں ذیل کا مفہوم ہو:

ا۔ تو سبھی کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔

۲۔ غریب امیر سبھی تیرے بندے ہیں۔

۳۔ تو ٹوٹے ہوئے دلوں کی ہمت بندھاتا ہے۔

۴۔ تو پوری دنیا پر مہربان ہے۔

47KL81

کیا ہم یہ کر سکتے ہیں؟

ا۔ میں مناجات کے کوئی چار اشعار سنا سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
۲۔ میں مناجات کے دو اشعار کی تشریح کر سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
۳۔ میں اللہ تعالیٰ کے کچھ نام بتا سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

سرگرمی/منصوبہ:

ا۔ اپنے استاد/سرپرست سے معلوم کیجیے کہ گرداب کیسے بنتے ہیں۔

۲۔ اپنے استاد/سرپرست سے معلوم کیجیے کہ ’کھوئی ہوئی عظمت‘ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟